محمد رسول اللہ ﷺ کا پاکستان

(بانیانِ پاکستان کے مطابق)

(افواجِ پاکستان، عدلیہ، سیاستدان، میڈیا، علماء اور عوام کیلئے تحفہ)

مصنف: عمیر محمود صدیقی

زاویہ پبلشرز
زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ، لاہور



محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا
پاکستان
(بانیانِ پاکستان کے مطابق)
(افواجِ پاکستان، عدلیہ، سیاستدان، میڈیا، علماء اور عوام کیلئے تحفہ)
مصنف: عمیر محمود صدیقی
زاویہ پبلشرز
زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ، لاہور
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاکستان
مصنف: عمیر محمود صدیقی
زاویہ پبلشرز

بسم الله الرحمن الرحيم

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاکستان

(بانیانِ پاکستان کے مطابق)

(افواجِ پاکستان، عدلیہ، سیاستدان، میڈیا، علماء اور عوام کیلئے تحفہ)

مصنف: عمیر محمود صدیقی

اہل پاکستان کے نام

فہرست

نجات کا راستہ

وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ﴿١٦﴾

(الاسراء:۱۶)

ترجمہ: ''اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم وہاں کے امراء اور خوشحال لوگوں کو (کوئی) حکم دیتے ہیں (تاکہ اس کے ذریعہ عوام بھی درست ہو جائیں) تو وہ اس (بستی) میں نافرمانی کرتے ہیں پس اس پر ہمارا فرمانِ (عذاب) واجب ہو جاتا ہے پھر ہم اس بستی کو بالکل ہی مسمار کر دیتے ہیں۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

''خبردار عنقریب فتنہ ہوگا۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے نکلنے کا کیا راستہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی کتاب۔ اس میں تم سے پہلے اور تمہارے بعد آنے والے لوگوں کی خبریں ہیں اور تمہارے درمیان معاملات کا حکم ہے۔ یہ حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہے۔ یہ مذاق نہیں ہے۔ جو ظالم و جابر اس کو ترک کرے گا اللہ اس کی کمر توڑ دے گا۔ جو اس

کے علاوہ کسی اور چیز میں ہدایت تلاش کرے گا اللہ اس کو گمراہ کر دے گا۔ یہ اللہ کی مضبوط رسی ہے اور یہ پُر از حکمت نصیحت ہے اور یہ سیدھا راستہ ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس کی وجہ سے خواہشات میں ٹیڑھ پن پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہی زبانیں اس کی وجہ سے التباس کرتی ہیں۔ علماء اس سے سیراب نہیں ہوتے اور یہ زیادہ پڑھنے سے پرانا نہیں ہوتا۔ اس کے عجائبات کم نہیں ہوتے۔ قرآن ایسی کتاب ہے کہ جب جنات نے اسے سنا تو یہ کہے بغیر نہ رہ سکے کہ ہم نے عجیب وغریب قرآن سنا ہے جو ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے پس ہم اس پر ایمان لائے۔ جس نے اس کے مطابق بات کہی اس نے سچ کہا اور جس نے اس پر عمل کیا اس کو اجر ملا اور جس نے اس کے مطابق فیصلہ کیا اس نے عدل کیا اور جس نے اس کی طرف بلایا وہ صراط مستقیم کا راستہ دکھاتا ہے۔" (ترمذی)

"If we take our inspiration and guidance from the Holy Quran, the final victory, I once again say, will be ours".

Quaid-e-Azam's speech at the University Stadium Lahore on the 30th October 1947

❁❁❁❁

قائد کی زندگی کا مقصد

آل انڈیا مسلم لیگ کے ایک اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے قائد اعظم نے فرمایا:

"مسلمانو! میں نے دنیا میں بہت کچھ دیکھا ہے۔ دولت، شہرت اور عیش و عشرت کے بہت لطف اٹھائے۔ اب میری زندگی کی واحد تمنا یہ ہے کہ مسلمانوں کو آزاد و سر بلند دیکھوں۔ میں چاہتا ہوں کہ جب مروں تو یہ یقین اور اطمینان لے کر مروں کہ میرا ضمیر اور میرا خدا گواہی دے رہا ہو کہ جناح نے اسلام سے خیانت اور غداری نہیں کی اور مسلمانوں کی آزادی، تنظیم اور مدافعت میں اپنا فرض ادا کر دیا۔ میں آپ سے اس کی داد اور صلہ کا طلبگار نہیں ہوں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ مرتے دم میرا اپنا دل، میرا اپنا ایمان اور میرا اپنا ضمیر گواہی دے کہ جناح تم نے واقعی مدافعتِ اسلام کا حق ادا کر دیا۔ جناح تم مسلمانوں کی تنظیم، اتحاد اور حمایت کا فرض بجالائے۔ میرا خدا یہ کہے کہ بے شک تم مسلمان پیدا ہوئے اور کفر کی طاقتوں کے غلبہ میں اسلام کے علم کو بلند رکھتے ہوئے مسلمان مرے۔"

(انقلاب لاہور 22 اکتوبر 1939ء ص 8)

(گفتار قائد اعظم: ص 233،234)

I am working for Muslims because I want that when I meet Allah hereafter death He would say "Well done Mr. Jinnah".

❀❀❀❀

فیضانِ نبوی ﷺ اور پاکستان

میرے دادا راضی ہو گئے کہ ایک ملک اسلام کے نام پر بنایا جا رہا ہے۔ یہ وجہ ہے کہ آپ نے پاکستان میں شمولیت اختیار کی۔ مگر وہ ہچکچا رہے تھے۔ کیونکہ یہ بڑا فیصلہ تھا۔ وہ یہ کام نہیں کر رہے تھے۔ انہیں رسول اللہ ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک ملک اسلام کے نام پر بن رہا ہے اور تم اس میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہو؟ اس لیے وہ پاکستان سے مل گئے۔ مجھے یہ بات میرے والد نے اور ان کو میرے دادا نے بتائی۔

(پرنس عمر، پرنس آف قلات، بلوچستان)

تقریظ

پاکستان کیوں، کیسے اور کس لئے؟

ڈاکٹر حبیب الرحمن

متحدہ ہندوستان میں مسلمان اور غیر مسلم ہزار برس سے بھی زائد ایک دوسرے کے ساتھ مل کر رہتے رہے۔ اس پورے عرصہ میں جب مسلمان حاکم اور غیر مسلم ہندو اکثریت کے محکوم تھے۔ مسلمانوں نے حکومتی و غیر حکومتی سطح پر جان بوجھ کر کبھی یہ کوشش نہیں کی کہ ہندوؤں کو جبراً مسلمان کیا جائے یا ان کے غیر مسلم ہونے کی وجہ سے ان کے ساتھ کسی بھی قسم کا ظلم اور امتیازی سلوک روا رکھا جائے یا ان کی معاشی اور کاروباری وتجارتی ترقیوں پر کوئی قدغن لگائی جائے۔ اسی طرح ہندوؤں کے مندر، بت خانے یا عبادت خانوں کی تعمیر و ترقی اور اس کی آباد کاری پر بھی کبھی کوئی پابندی عائد نہیں کی گئی اور نہ ہی ان کے مذہبی تہواروں اور خوشی کی تقریبات پر کوئی پابندی عائد کی گئی۔ بلکہ اس کے برعکس تمام غیر مسلمین بشمول ہندو آبادی کے باصلاحیت افراد کی حوصلہ افزائی کر کے ان کو اعلیٰ مناصب تک رسائی کا موقع فراہم کیا گیا۔ ان کی دل جوئی کے لیے ان کے مذہبی تہواروں اور خوشی کے مواقع پر تحائف کا تبادلہ اور مبارکباد کے پیغامات کا التزام، ان کے موت، صدمات اور حادثات کے موقع پر تعزیت و

اظہارِ تاسف، پڑوسی اور محلے دار ہونے کی حیثیت سے ان کے حقوق کی حفاظت۔ ضرورت کے وقت ان کے ساتھ تعاون وغیرہ ایسی حقیقت ہے جس کی بے شمار مثالیں تاریخ کے اوراق میں بکھری پڑی ہیں۔

لیکن جب برصغیر پر مغلیہ سلطنت کے زوال کے بعد انگریزوں کی حکمرانی قائم ہوئی تو انگریزوں نے مسلمانوں کے برصغیر پر "حکمرانی کے خمار" کو ٹھکانے لگانے کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت ہندوؤں کو آگے بڑھانا شروع کیا چنانچہ مسلمان اپنی کوتاہ عملی و سستی، انگریزوں کی ریشہ دوانیوں اور ہندوؤں کی فتنہ پروری کے نتیجے میں ہر میدان اور ہر شعبہ ہائے زندگی میں مغلوب اور پیچھے ہوتے چلے گئے۔ ہندوؤں کی تازہ تازہ ترقی کے زعم نے انھیں یہ باور کروایا کہ ہندوستان کی سرزمین پر مسلمان حاکم اور ظالم اور ہندو محکوم اور مظلوم رہے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ ادوار کے تمام مزعومہ مظالم کے بدلہ چکانے کا سنہری موقع ملتے ہی ہندوؤں نے ہر سطح پر مسلمانوں سے حساب وکتاب برابر کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ بات بات پر مسلمانوں کی مار دھاڑ، ان کے اموال وتجارت کی لوٹ مار، گائے کے پرستش کے نام پر گاؤ کشی کی بالجبر ممانعت، ہندو فسادیوں کا مساجد کے سامنے نعرہ بازی کے ذریعے مسلمانوں کی عبادت میں خلل، تعلیمی اداروں میں مسلمان طلبہ کے داخلوں میں امتیازی سلوک، سول سروس اور سرکاری اداروں کی ملازمتوں میں مسلمانوں کے مقابلے میں ہندوؤں کو ترجیح اور مذہبی، لسانی، ثقافتی، تہذیبی اور سیاسی اختلافات کی خلیج کا مستقل گہرا ہوتے چلے جانا، بشمول دوسرے عوامل کے وہ اسباب تھے جن کی وجہ سے مسلمانوں اور ہندوؤں کا سابقہ اتحاد و اتفاق یکسر پارہ پارہ ہو گیا اور دونوں فریق ایک دوسرے کے جانی دشمن بن گئے۔

مسلمان اور ہندوؤں کے مابین سوائے جغرافیائی وحدت کے کوئی قدر مشترک نہ تھی۔ باقی ہر معاملہ میں مسلمان اور ہندو ایک دوسرے کی ضد اور عکس تھے۔ مسلمانوں کا دین، ایمان، ثقافت، تہذیب، تمدن، تاریخ، آداب، اخلاق، معاملات، ہر شے ہندوؤں سے مختلف تھی:

۱) مسلمان توحید کو ماننے والے، ہندو بت پرست اور مشرک

۲) مسلمان ایک اللہ کی عبادت کرنے والے، ہندو کروڑہا اصنام کو پوجنے والے

۳) مسلمان سلسلہ نبوت اور ختم نبوت کو ماننے والے، ہندو اس کے منکر اور اوتاروں کو ماننے والے

۴) مسلمان قیامت کو ماننے والے، ہندو قیامت کے اسلامی تصور کے منکر

۵) مسلمان مر کر جی اُٹھنے کے قائل، ہندو، حلول کے قائل، حشر ونشر کے منکر

۶) مسلمان قرآن کریم کو رب کا آخری، مکمل اور جامع کلام ماننے والے وہ قرآن کے منکر اور ویدوں اور گیتا کے ماننے والے۔

۷) مسلمان قرآن کریم کی تلاوت کرنے اور سننے والے، ہندو سوائے برہمن کے اپنے مقدس کلام کا پڑھنا اور سننا قابل گردن زنی جرم۔

۸) مسلمانوں کے محترم تہوار عید الفطر اور اور عید لاضحیٰ، ان کے لئے محترم تہوار ہولی اور دیوالی

۹) مسلمان مردوں کو دفنانے والے، ہندو اپنے مردوں کو جلانے والے

۱۰) مسلمانوں کے لئے مکۃ المکرمۃ اور مدینۃ المنورۃ مقدس ترین مقامات، ان کے لئے بنارس اور ایودھیا

۱۱) مسلمانوں کا مقدس پانی آبِ زم زم، ہندوؤں کے لیے گنگا اور جمنا کا پانی مقدس

۱۲) مسلمانوں کا مقدس لباس احرام، ہندوؤں کا اپنا جوگیانہ لباس

۱۳) مسلمانوں کا عظیم الشان سالانہ اجتماع بیت اللہ میں جبکہ ہندوؤں کا سب سے بڑا اجتماع گنگا میں

۱۴) مسلمانوں کی قومی زبان اردو۔ ہندوؤں کی ہندی

۱۵) مسلمانوں کا لباس شلوار قمیض جبکہ ہندو دھوتی، بنیان اور خواتین کے لیے ساڑھی جیسا بیہودہ لباس مروج۔

۱۶) مسلمانوں میں حلال و حرام کا تصور ان کے یہاں ان کے اپنے تصورات

۱۷) مسلمانوں کے لیے شراب حرام ہندوؤں کے لیے اسکی حیثیت ''دارو'' کی

۱۸) مسلمان رقص و سرور کو خرافات اور لایعنی کام سمجھتے ہیں جبکہ ہندوؤں میں ناچ گانا عبادت ہے۔

۱۹) مسلمانوں کے یہاں عزت کا معیار ''تقویٰ''، ہندوؤں میں عزت کا معیار خاندان اور برادریاں۔

۲۰) مسلمان ذات پات کے سخت مخالف ہندوؤں کا تعارف ذات پات کی بنیاد پر۔

۲۱) مسلمان کثرت ازدواج کے قائل، ہندو اس کے شدید مخالف۔

۲۲) مسلمان بیٹی کو رحمت، ہندو اسکو زحمت سمجھتا ہے۔

۲۳) مسلمان کا اپنا نظام طہارت و پاکیزگی، ہندو اس سے کلیتہً نابلد

۲۴) مسلمان شریعت کو تمام دوسرے قوانین سے بالا اور اعلیٰ سمجھنے والے ہندو شریعت کے نام سے بھی ناواقف۔

۲۵) مسلمانوں کے اپنے علماء و مشائخ، ہندوؤں کے اپنے جوگی اور پنڈت

۲۶) مسلمانوں کے اپنے فقہی، فکری، اور کلامی دبستان، ہندوؤں کو کبھی ان ناموں کی شاید

ہوا بھی نہ لگی ہو۔

۲۷) مسلمانوں کے اپنے روحانی سلسلے (Spiritual Chains)، ہندوؤں کے اپنے گیان دھیان کے طریقے کار۔

۲۸) مسلمانوں کے بزرگوں کے مستند اور اجماعی طور پر ثابت شدہ کشف و کرامات، ہندوؤں کے اپنے استدراج۔

۲۹) مسلمانوں کا اپنا تفسیری، حدیثی، فقہی اور کلامی ذخیرہ، ہندوؤں ان اصطلاحات سے بھی نا آشنا۔

۳۰) مسلمانوں کی اپنی شاعری، حمد، نعت، منقبت، سلام اور شعراء، ہندوؤں کا اپنا شاعرانہ ادب۔

۳۱) مسلمانوں کی اپنی تاریخ ہندوؤں کی اپنی تاریخ

۳۲) مسلمان جادو کو کفر سمجھتے ہیں، ہندوؤں میں جادوگری شخصی کمال و عزت کا سبب

۳۳) مسلمان ذکرواذکار کے قائل، ہندو جنتر منتر اور سفلی علوم کے قائل۔

۳۴) مسلمان نماز پنجگانہ کے لئے اذان دیتے ہیں وہاں روزانہ کی عبادت کے لئے گھنٹیاں

۳۵) مسلمانوں کے غدار اور دشمن ہندوؤں کے یار اور دوست

۳۶) مسلمانوں کا تصور انسان، تصور زندگی، تصور کائنات ہندوؤں سے بالکل مختلف

برصغیر پر مسلمانوں کی وسعت ظرفی، برداشت اور رواداری کے ساتھ ایک ہزار سالہ حکمرانی کے مقابلے میں ہندوؤں کی انگریزوں کے ساتھ چند سالہ نیم مشترکہ حکمرانی کے بگڑتے تیور اس بات کی چغلی کھا رہے تھے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہندو مسلمانوں پر اپنا شکنجہ سخت سے سخت تر کرتے چلے جائیں گے چنانچہ مفکر پاکستان

علامہ اقبالؒ کی ایماء پر قائداعظم محمد علی جناحؒ سمیت دوسرے مسلم قائدین نے آنے والی مسلمان نسلوں کے ایمان وعقیدہ کے تحفظ اور اسلامی تہذیب وتمدن کے بقاء و تسلسل کے لئے سوچا کہ مسلمانوں کے پاس ان کا اپنا وطن ہونا چاہئے جہاں نئی نسل کی تعلیم وتربیت اور تہذیب و پرورش اسلامی ماحول اور قرآن وسنت کی روشنی میں ہو۔ جہاں ریاست مسلمانوں کے دین وایمان کی محافظ ہو اور معیشت، معاشرت، تجارت، سیاست، تعلیم، قانون، آئین غرض زندگی کے جملہ پہلو مسلمانوں کے مذہبی، روحانی اور اقتداری احیاء کے ضامن بن سکیں۔ اسی لئے مسلمانوں کی سلامیت کے اظہار کے لئے حاصل شدہ وطن کا نام پاکستان رکھا گیا جو اسم بامسمّٰی ہے۔ یعنی وہ زمین جو ایمان، عقیدہ، نظریہ، فکر اور سوچ کی نجاست سے پاک وصاف ہو اس کے باشندے اور حکمران بھی فکری، نظریاتی، اعتقادی، اخلاقی اور کرداری طور پر گندے، نجس اور غلیظ نہیں پاک و صاف ہوں اور ہر گند اور برائی کے صاف کرنے والے ہوں۔

پاکستان کے قیام کا مقصد زمین پر رب تعالیٰ کی حاکمیت، شریعت اسلامیہ کی اور نبوت محمد ﷺ کی کاملیت، جامعیت، آفاقیت اور عالمگیریت کے دعویٰ کے اثبات کے لئے تجربہ گاہ بنانا تھا۔ جہاں قانون خداوندی نے جملہ انسانی امور ومعاملات کو طے کرنا تھا۔ اسی لئے تحریک آزادی پاکستان کے کسی بھی جلسہ، جلوس، ریلی، مظاہرہ اور خطاب کے دوران عام کارکن سے لے کر کسی بڑے لیڈر اور اصاغر سے لے کر اکابر تک کوئی بھی مثال اس بات کی پیش نہیں کی جاسکتی کہ کسی فرد واحد نے عمومی طور پر جذبات سے مغلوب ہو کر یہ نعرہ لگایا ہو کہ:

پاکستان کا مطلب کیا؟
ا، ب، ت، ث

پاکستان کا مطلب کیا؟
A, B, C, D

پاکستان کا مطلب کیا؟ پڑھنے لکھنے کے سوا کیا
پاکستان کا مطلب کیا؟ سیکولر ازم کی بات ہے کیا
پاکستان کا مطلب کیا؟ واہ جمہوریت واہ
پاکستان کا مطلب کیا؟ لبرل ازم اور روشن خیالی آ
پاکستان کا مطلب کیا؟ سرمایہ داریت ہماری چاہ

بلکہ ہر زبان پر جو نعرہ تھا وہ تھا

پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اسی طرح پاکستان کے قیام کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دین کو زمین پر قائم کرنے کا مترادف سمجھ کر جن مسلمان حضرات وخواتین نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے جام شہادت نوش کیا، ان شہدا کے وارثین، عزیز واقارب، بانیان پاکستان اور تحریک پاکستان کی سیاسی قیادت میں سے کسی ایک فرد نے بھی ان شہدائے اسلام پاکستان کو

شہدائے ا،ب،ت،ث
شہدائے A, B, C, D
شہدائے جمہوریت
شہدائے لبرل ازم
شہدائے سرمایہ داریت
شہدائے سیکولر ازم
شہدائے روشن خیالی وغیرہ

نہیں دیا۔ اگر اس نوعیت کی کوئی انکشافی معلومات کسی دانشور کے پٹارے میں ہو تو بھی کسی انتظار و توقف کے پوری پاکستانی قوم کو آگاہ فرمائیں۔

آج سوال پاکستان کے ہونے اور نہ ہونے کا اور اس کے چاہے جانے یا نہ چاہے جانے کا سرے سے ہے ہی نہیں پاکستان کو جس جس نے چاہا جان، مال عزت، شہرت، وقت، صلاحیت اور قابلیت کی قربانی دے کہ انہوں نے اپنی چاہت کو حقیقت میں بدلا۔ پاکستان اب چاہت کا معاملہ نہیں حقیقت بلکہ بدیہی حقیقت ہے۔ جس طرح دنیا کے نقشے پر چین، روس، امریکہ، برطانیہ وغیرہ باقاعدہ تسلیم شدہ حقائق ہیں ان سے بھی زیادہ مسلمہ حقیقت پاکستان ہے جو کسی کے آنکھیں بند کرنے یا بکواس کرنے سے چھپ اور ختم نہیں ہوسکتا۔ اگر ایسا ہونا ہوتا تو جتنی اندرونی و بیرونی سازشیں اس کے خلاف کی گئیں یہ ملک اب تک دنیا کے نقشے سے مٹ چکا ہوتا۔ اس ملک کو بے دردی سے لوٹا گیا۔ اس کے اداروں کو تباہ و برباد کر دیا گیا، اس کے عوام کو 65 سال سے بے وقوف بنا کر لاچار اور بھکاری بنانے کی سازشیں آج بھی زور و شور سے جاری ہیں۔ اس کے ایک بازو کو اس سے زبردستی کاٹ دیا گیا، ہر وہ منصوبہ جس سے اس ملک کی ترقی اور خوشحالی ہوسکتی تھی اس کو ذمہ دار افراد نے رکوا کر اپنی بد باطنی کا اور اس ملک کے ساتھ دشمنی کا ثبوت دیا۔ لیکن ان تمام غداران ابن غدارانِ پاکستان کی خدمت میں عرض ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس ملک کے قیام کے لئے جس اسلامی مہینہ کا انتخاب فرمایا وہ رمضان المبارک کا مقدس مہینہ تھا، اور جس رات کا انتخاب فرمایا وہ سب سے مقدس رات لیلۃ القدر کی رات تھی یہ سب اتفاقات نہیں مشیت ایزدی کے اس پاک سرزمین پر رحمتوں اور برکتوں کے نزول کے سدا بہار اشارے ہیں۔

اس لیے پاکستان کے وجود کو تاریخی غلطی، قائد اعظم اور مسلمانوں کو غلط قرار دینے والے ''انجمن عاشقان امریکہ'' اور ''انجمن محبان انڈیا'' کے وفادار کارکنوں سے گذارش ہے کہ پاکستان کی غلطی کا داغ اپنے سینے پر سجا کر پوری زندگی منافقوں کی طرح یہاں

گذارنے کے بجائے اپنی مزعومہ جنت امریکہ اور ہندوستان ہجرت (Migration) فرمالیں تاکہ ان دانشوروں کا ان کے دماغی کوڑے دان اور نظریاتی دال چاول کا بھاؤ معلوم ہو جائے۔ اس ملک کی تمام مراعات سے حد درجہ اولیٰ مستفید ہونے والے اور اپنے زعم میں V.V.I.P بن کر گھومنے والوں کو جس وقت امریکہ کے ہوائی اڈوں پر استقبال ان کے کپڑے اتار کر اور ہندوستان میں ان کے کپڑے پھاڑ کر ہوا تو یہاں دانش کے نام پر شیخیاں بگھارنے والوں کو اپنی ہضم نہ ہونے والی عزت کی قدر اور وقعت کا اندازہ چند لمحوں میں ہو جائے گا رہی بات کہ پاکستان میں کون سا نظام ہونا چاہیے تو جسطرح آج اگر امریکہ، برطانیہ میں مسلمان اسلامی حکومت قائم کرنے کا اعلان کر کے امریکہ کو 'اسلامی جمہوریہ امریکہ' اور برطانیہ کو ''مسلم ری پبلک آف برطانیہ'' بنانے کا اعلان کر دیں تو مغرب کے جملہ فیض یافتہ گان ان مسلمانوں کو سمجھانے اور بجھانے کے لئے ''حکمت و دانش'' کا سیلاب اور طوفان برپا کر کے رکھ دیں گے۔ ہماری بھی ان داناؤں کی خدمت میں عرض یہ ہے کہ یہ 'اسلامی جمہوریہ پاکستان'' ہے۔ جس طرح امریکہ و برطانیہ میں اسلام کا نفاذ اور مسلم حکومت کا نعرہ آپ کو غیر متعلق و غیر معقول لگے گا اس سے بھی زیادہ غیر معقول بلکہ نامعقول بات یہ ہے کہ پاکستان میں آپ اسلام کے علاوہ کسی درآمدی ''ازم'' کے نفاذ کے لئے اپنے احمقانہ اخلاص سے ابنائے وطن اہل اسلام کا رخ بیت اللہ اور مدینہ المنورہ سے واشنگٹن اور مرحوم ماسکو کی طرف پھیرنے کی سعی غیر مشکور فرماتے رہیں۔

پاکستان کا نام، پاکستان کی 98% فیصد مسلم اکثریت پر مشتمل آبادی، پاکستان کا اسلامی دستور، پاکستان کی مسلح افواج کا ماٹو ''ایمان، تقویٰ، جہاد فی سبیل اللہ'' یہ سب کچھ اس حقیقت کی غماض ہے کہ پاکستان اسلام ہی کا فیض ہے۔ پاکستان کا ہلالی پرچم،

اسلامی ماہ و سال اور ہجری کیلنڈر کا استعارہ ہے جبکہ پرچم میں سبز رنگ کی نسبت گنبد خضری اور حضور ختمی المرتبت کے ساتھ مضبوط تعلق کی واضح علامت ہے۔ یہ علیحدہ بحث و حقیقت ہے کہ پاکستان کو لوٹنے اور اس ملک کو فکری۔ اخلاقی۔ آئینی۔ قانونی اور مالی بحران اور تباہی کے دہانے تک پہنچانے والی نام نہاد اشرافیہ نے چور مچائے شور کے مصداق روز اول سے شریعت اور اسلام کے نام کو خوفناک انداز میں پیش کرنے کا قابل مذمت کارنامہ انجام دیا ہے تاکہ لوگ نفاذ اسلام، نفاذ شریعت، نظام مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام سنتے ہی کپکپانا شروع کر دیں۔ جس کا لازمی نتیجہ اسلام سے دوری اور کفر سے قربت کی صورت میں نکلتا ہے یعنی لوگ پاکستان کی بنیاد لاالہ الااللہ کے بجائے اسکی بنیاد سیکولرازم اور جمہوریت میں تلاش کرنا شروع کر دیں۔

نوجوان محقق، اسکالر اور عالم دین، مفتی عمیر محمود صدیقی نے تحفظ نظریہ پاکستان کی اس نظریاتی کشمکش میں ماقبل و مابعد پاکستان کے تحریکی اسلحہ خانے سے ناقابل تردید شواہد و حقائق کے تیر و تفنگ اور شمشیر و سناں سے مسخ شدہ حقائق کے تار و پور بکھیر کر رکھ دیئے ہیں۔ صداقت اور دیانت کے ساتھ جدید تحقیقی اسلوب کا خوبصورت استعمال کر کے ممدوح محترم نے تحریک پاکستان کے کئی مخفی نظریاتی و اعتقادی گوشوں کو وا کیا ہے۔ قائداعظم محمد علی جناح، علامہ محمد اقبال، محترمہ فاطمہ جناح، لیاقت علی خان، سردار عبدالرب نشتر کیسا پاکستان چاہتے تھے اور ویسا کیوں چاہتے تھے۔ مجلہ ھذا کے سطور آپ کو ان سوالات کا شافی اور کافی جواب دے رہے ہیں۔

اس دستاویز کی اہمیت تاریخ خود طے کرے گی لیکن پاکستان کی موجودہ نظریاتی کشمکش میں اس کتاب کا لوازمہ نہایت قیمتی علمی و تحقیقی سرمایہ ہے اسی لئے قارئین پر اس شمارہ کا حق ہے کہ اس کتاب کو پاکستان کے تمام پالیسی ساز اداروں،

دفاعی اداروں، قانونی و آئینی اداروں، تعلیمی اداروں، پبلک و پرائیوٹ لائبریریوں اور بالخصوص ریڈیو اور ٹی وی اینکرز، سیاستدانوں، صحافیوں، علماء کرام، مشائخ عظام، آرمی آفیسرز و کیڈٹز، اساتذہ و پروفیسرز تک پہنچایا جائے۔ تاکہ احقاق حق اور ابطال باطل ہو سکے۔

آمین بجاہ سید المرسلین

ڈاکٹر حبیب الرحمٰن نقشبندی

❀❀❀❀

پیغام

گذشتہ صفحات میں ہم نے تفصیل کے ساتھ کئی ایک حوالہ جات قائد اعظم محمد علی جناح، علامہ اقبال، مس فاطمہ جناح، لیاقت علی خان اور دیگر بانیان پاکستان کی تقاریر و تحریر سے ذکر کیے ہیں جو اپنے سیاق و سباق اور عبارت میں انتہائی واضح اور غیر مبہم ہیں۔ جس سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ پاکستان کی تعمیر کا مقصد ایک ایسی ریاست کا حصول تھا جہاں مسلمان قرآن و سنت کے نظام کو نافذ کر کے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیمات کے مطابق آزادانہ زندگی گزار سکیں۔ پاکستان اسلام کے نام پر قائم ہوا ہے اور اسلام کے نام پر ہی قائم رہ سکتا ہے۔ یہاں کے لوگوں کو صرف ایمان کا رشتہ ہی باہم جوڑ کر سکتا ہے۔ اگر اس ملک کو لسانیت، فرقہ واریت، قومیت اور سیاست کی بنیاد پر چلانے کی کوشش کی گئی تو مزید تباہی و بربادی کا سامنا کرنا ہو گا۔ اللہ رب العزت نے اس پاک وطن کو معدنی ذخائر اور لا محدود وسائل سے نوازا ہے۔ یہ ریاست ایٹمی قوت ہے جس کی افواج دنیا کی بہترین افواج میں شمار ہوتی ہیں اور اس ریاست کے عوام اللہ کے رسول ﷺ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے ہیں۔ دشمنان اسلام و پاکستان یہ بات بخوبی سمجھتے ہیں کہ اس اسلام کے قلعے سے ہی مسلم دنیا کو حرم کی پاسبانی کے لیے متحد کرنے اور عالمی سطح پر مسلمانوں کے دفاع کا کام کیا جا سکتا ہے۔ اس لیے داخلی و خارجی اعتبار سے اس ملک کو کمزور کرنے اور غیر اسلامی ولا دین بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس وقت جب ہم اپنی تاریخ کے تاریک دور سے گزر رہے ہیں اللہ تعالیٰ اس ملک کے خزانوں سے پردہ بھی اٹھا

رہا ہے۔ دنیا کی دو عظیم قوتوں کو شکست دینے کے بعد یہ ہمارے پاس موقع ہے کہ افواج پاکستان، سیاستدان، عدلیہ، علماء، عوام اور میڈیا بانیان پاکستان اور شہدائے تحریک پاکستان کے نظریات کی بنیاد پر اس پاکستان کی تعمیر و تکمیل و ترقی میں حصہ لیں۔ ۶۷ سالوں میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے اعراض کے نتائج ہمارے سامنے ہیں۔ کیا ابھی تک ہمیں احساس نہیں ہوا کہ بحر و بر میں فساد ہماری بداعمالیوں کا نتیجہ ہے؟ ہمیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف رجوع کرنا ہے ورنہ مکمل تباہی ہمارے سامنے ہے۔

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۶۱﴾

(النحل:۶۱)

ترجمہ: اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے ظلم کے عوض (فوراً) پکڑ لیا کرے تو اس (زمین) پر کسی جاندار کو نہ چھوڑتا لیکن وہ انہیں اپنی مقررہ میعاد تک مہلت دیتا ہے، پھر جب ان کا مقرر وقت آ پہنچتا ہے تو وہ نہ ایک گھڑی پیچھے ہو سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔

عمیر محمود صدیقی
btm1432@gmail.com

۱۸ فروری ۲۰۱۳ء

المرکز الاسلامی

نارتھ ناظم آباد بلاک بی کراچی پاکستان

حواشی

(1) Quaid-i-Millat Liaquat Ali Khan, Leader and Statesman, Edited by Prof.Ziauddin Ahmed, Karachi The Oriental Academy, First Edition 1970,Page:231-232

(۲) یہ تقریر ازا ایبل لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان نے ریڈیو پاکستان ڈھاکہ سے نشر فرمائی۔ زندہ باد. قائداعظم محمد علی جناح کے یوم ولادت پر ریڈیو پاکستان کی چند نشریات: ص: ۱۳ تا ۱۸

(۳) بوسٹن میں پریس کانفرنس سے خطاب، 26 مئی 1950ء، لیاقت علی خاں کے فرمودات، ناشر: سوسائٹی برائے فروغ فن وثقافت، الائیڈ بینک آف پاکستان لمیٹڈ سینٹرل آفس، عباسی شہید روڈ، کراچی، ص 78

(۴) ڈھاکہ میں یوم ولادت قائداعظم کے موقع پر خطاب، 25 دسمبر 1950ء، ص 87، ایضاً

(5) Muhammad Asad, The Principles of State and Govenment in Islam, Islamic Book Trust, Kuala Lumpur1980, ISBN: 10:983-9154-09-5, Page:9 to 12

(6) Muhammad Asad, This Law of Ours and Other Essays, What Do We Mean by Pakistan? Islamic Book Trust, Kuala Lumpur 2001,Page: 71-72

(۷) ہم پاکستان کیوں بنانا چاہتے ہیں؟ مترجم: سید قاسم محمود، دعوہ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی پوسٹ بکس نمبر ۱۴۸۵ اسلام آباد، ص: ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۸، ۱۹، ۳۷

میثاق رکنیت آل انڈیا مسلم لیگ

(ماخوذ: پاکستان کے حکمران، حفیظ گوہر ص: ۳۸ ، گوہر پبلی کیشنز اردو بازار لاہور)

اللہ اکبر

میثاق رکنیت آل انڈیا مسلم لیگ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

یا ایہا الذین آمنوا اوفوا بالعقود (القرآن)

میں مسلم لیگ کا ممبر ہونا چاہتا ہوں۔ اور بحیثیت مسلمان اقرار کرتا ہوں کہ۔

(۱)۔ میں آل انڈیا مسلم لیگ کے نصب العین یعنی "آزاد ہندوستان کے ساتھ آزاد ملت اسلام" یعنی براعظم ہند میں، اجلاس آل انڈیا مسلم لیگ مدراس کی تصریحات کے مطابق آزاد مسلم سلطنتوں اور آزاد مسلم وطنوں کی تعمیر اور قومیت ملت اسلامیہ ہند کے کامل استقلال و آزادی کے قیام اور مسلمانوں کے حقوق و مفاد کی سارے براعظم ہندوستان کے اندر مکمل حفاظت پر عقیدہ رکھتا ہوں۔

(۲)۔ میں ملت اسلامیہ ہند کو براعظم ہند کے اندر ایک مستقل قومیت یقین کرتا اور فکر اسلامی کا مسلک قبول کرتا ہوں۔ اور عہد کرتا ہوں کہ میں تمام فکروں پر فکر اسلامی کو اور تمام مفادوں پر، مفاد اسلامی کو اور تمام وفاداریوں پر۔ وفاداری اسلام کو برتر، غالب و مقدم رکھوں گا۔

(۳)۔ میں مسلم لیگ کے اصول، اغراض و ضوابط کے ماتحت لیگ کے فیصلوں اور حکموں کی پوری تائید کروں گا۔ اور لیگ کے پروگراموں کی کامیابی کے لئے خلوص سے کام کروں گا۔

وما توفیقی الا باللہ

دستخط (پورا نام) ممبر ____________________

صوبہ ____________ ضلع ____________

بستہ نمبر ____________________

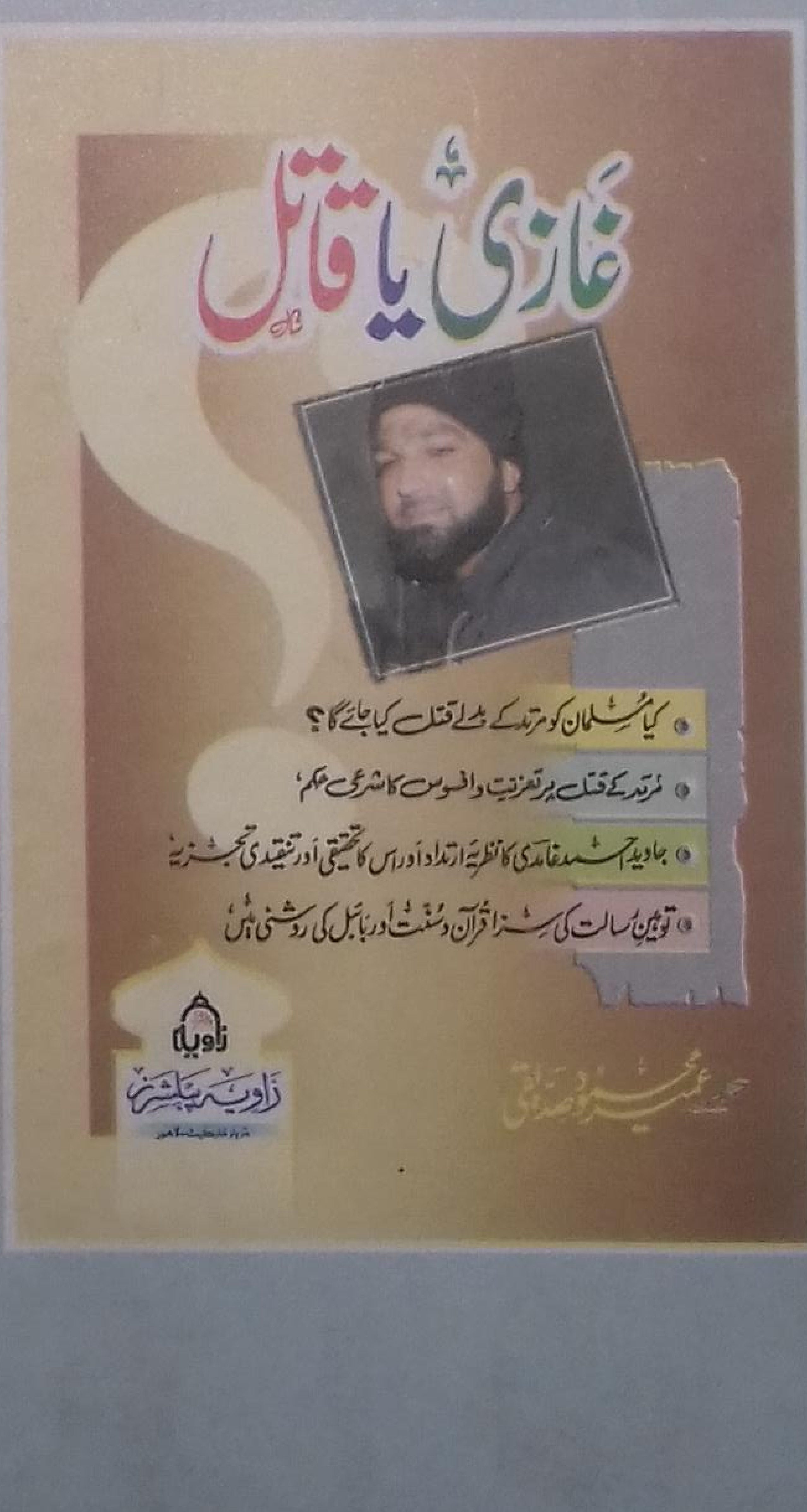
دستخط سکریٹری ____________________

تاریخ رکنیت ____________________


جناب عمیر محمود صدیقی کا مقالہ "پاکستان کا مطلب کیا۔۔۔" ایک تحقیقی اور مدلل مقالہ ہے اور وقت کی اہم ضرورت ہے۔ گذشتہ کچھ عرصے سے سیکولر لابی کھل کر سامنے آگئی ہے اور قائداعظم اور پاکستان کو سیکولر ثابت کرنے کے لیے زور لگا رہی ہے۔ ان حالات میں نوجوان نسلوں کو کنفیوژن سے بچانا اور قائداعظم کے تصورات کی صحیح تشریح کرنا ایک قومی خدمت ہے۔ بلاشبہ جناب عمیر محمود صدیقی نے خدمت کا حق ادا کر دیا ہے اور مستند حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ قائداعظم ہرگز سیکولر نظریات کے حامی نہیں تھے اور وہ پاکستان کو ایک اسلامی، فلاحی، جمہوری ریاست بنانا چاہتے تھے۔ میں جناب عمیر محمود صدیقی صاحب کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میری دعا اور خواہش ہے کہ اس مقالے کو زیادہ سے زیادہ پھیلایا جائے اور یہ پیغام ملک بھر میں پھیلانے کا اہتمام کیا جائے۔

دعاگو

ڈاکٹر صفدر محمود



زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ ۔ لاہور
Mobile: 0300-9467047 - 0321-9467047 - 0300-4505466
Email : zaviapublishers@gmail.com
Design by: Qazi Graphics Lahore Pakistan.


محمد رسول اللہ ﷺ کا پاکستان
محمد رسول اللہ ﷺ کا پاکستان